نظـرات

عید قرباں مبارک !

عید کے ساتھ خوشی کا تصور کچھ اس طرح لازم ہوا کہ ان کا شمار مترادفات میں ہونے لگا۔ ورنہ جہاں تک اصل اور لغت کا تعلق ہے اس لفظ کا خوشی کے مفہوم سے کوئی علاقہ نہیں۔

اس سے پیشتر یہ دن آتا تھا تو ہم خوشی بھی مناتے تھے اور قربانی بھی کرتے تھے۔ لیکن اب کی بار عید قرباں جن حالات میں آئی ہے وہ خوشی کے لیے تو ساز گار نہیں، ہاں حکم خداوندی کی بجا آوری میں قربانی کی سنت اسی طرح دہرائی جائے گی جس طرح کہ پہلے دہرائی جاتی تھی۔ بلکہ وقت اس سے بڑھ کر کچھ اور کا بھی مقتضی ہے۔

یہ وقت ہمیشہ کی طرح رسم قربانی ادا کر کے اطمینان سے گھروں میں بیٹھ رہنے کا نہیں۔ وقت ہے کہ ملک کا بچہ بچہ تن من دھن کے ساتھ میدان وغا میں کودنے کے لیے تیار ہوجائے اور ملت کی آن پر اپنا سب کچھ قربان کر دے۔ کہ یہی زندگی کا راستہ ہے۔اسی میں ہماری نجات ہے۔ اسی طرح ہم اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ہم ایک ایسی امت ہیں جو معمولی حالات میں بھی ایک دینی روایت کے ذریعے قربانی کی یاد تازہ کرتی رہتی ہے۔ اس لیے تاکہ اس کا جذبۂ قربانی سرد نہ پڑنے پائے، اس کا لہو گرم رہے، اور جب کبھی اس کا سامنا خدا و رسول کے دشمنوں سے ہو تو خوں بہانے میں وہ کوتاہی نہ کرے۔ فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتی تضع الحرب اوزارها (القرآن) پس جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو خوب گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم اچھی طرح ان کا خون بہا چکو تو رسیوں سے باندھ دو اس کے بعد چاہو تو احسان کرو چاہو فدیہ لے کر چھوڑ دو (یہ کارروائی جاری رکھو) تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔